بیوی تین طلاق کا دعوی اور شوہر انکاری ہے

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللہِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متِین اس مسئلہ کے بارے میں کہ شوہر zayd نے اپنی بیوی بیگم کو کہا کہ اگر تم پاکستان گئی تو تم میری طرف سے فارغ ہو طلاق کی نیت سے کہا شوہر اس کا اقراری بھی ہے اور پھر begum پاکستان چلی گئی یہ بات ایر پورٹ پر ہوئی تھی اور بعد میں شوہر نے فون کرکے کہا کہ تم میرے پاس مت آنا کہ میں نے تجھے فارغ کردیا ہے اور پھر بیگم یہ کہتی ہے کہ اس کے علاوہ میرے شوہر نے عدت کے دوران ہی ایک رشتہ دار کو فون کرکے کہا ہے کہ میں begum کو تین طلاقیں دے دیں ہیں ۔لیکن اس کے گواہ begum کے پاس نہیں ہے شوہر صرف اس بات کا اقرار کررہاہے کہ میں نے یہ کہا ہے کہ تم فارغ ہو اور فون کرکے یہی بتایا ہے کہ میں نے تم کو فارغ کردیا ہے ۔شوہر قسم اٹھا کر یہ کہتا ہے کہ میں نے ایک ہی طلاق دی ہے کہ میں نے تجھے فارغ کیا بس بقیہ میں نے فون کر اسی طلاق کے بارے میں بتایا ہے میں نے تین طلاقیں نہیں دیں۔ اس واقعہ کو سات ماہ ہوچکے ہیں اور عدت گزر چکی ہے اب اس صورت میں کیا حکم ہے ؟

سائل: حیدر (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَونِ المَلِکِ الوَھَّاب اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَوَ الصَّوَاب

صورت مسئولہ میں ایک طلاق بائن تو ہوگئی اور نکاح بھی ٹوٹ چکا ہے کیونکہ شوہر نے بنیت ِ طلاق لفظ ِکنایہ کہ میری طرف سے تم فارغ ہو بولا ہے اور قرائن سے بھی یہ بات واضح ہے کہ یہاں فارغ کا لفظ طلاق کے لیے استعمال کیا گیا ہے لہذا ایک طلاق ِ بائنہ واقع ہو گئی ہے اور عدت بھی گزرگئی جس سے عورت تو شوہر کے نکاح سے باہر ہوچکی ہے مگر بیوی عدت بقیہ دوطلاقوں کا دعوی کررہی ہے اور شوہر اس کا انکار ی ہے ایسی صورت میں بیوی begum مدعیہ پر گواہوں کا پیش کرنا ضروری ہے اور شوہر zayd پر قسم اٹھانا ہے جیساکہ حدیث میں آیا نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ " **الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ** "دعوی کرنے والے پر گواہ اور مدعی علیہ پر قسم اٹھانا ضروری ہے -

(سنن الترمذی باب ماجاء فی ان البینۃ علی المدعی ج3 ص 617 رقم الحدیث 1341)

اور شوہر نے قسم اٹھادی ہے جیساکہ سوال میں مذکور ہے تو شوہر کے قول پر یقین کیاجائے گا جب تک عورت گواہان شرعیہ سے تین طلاقیں ثابت نہ کردے اور اگر بیوی کے پاس گواہ نہ ہوں جیساکہ سوال میں مذکورہوا کہ اس کے پاس گواہ نہیں ہیں تو پھر شوہر کی بات مانی جائے گی اور اس کی بیوی کے لیے ایک ہی طلاقِ بائن ثابت ہوگی -

جیساکہ فتاوی فیض الرسول میں ایک سوال کے جواب میں قبلہ مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمۃ نے لکھا :بکرکے حلف اٹھانے سے خدیجہ(بیوی) پر طلاق واقع ہونے کا

حکم نہیں کیا جائے گا جب تک کہ گواہان شرعی سے ثابت نہ ہوجائے کہ زید (شوہر)نے لکھا یا لکھوایا یا مضمون سن کر دستخط کیا ہے ۔
(فتاوی فیض الرسول ج2 ص 109)
اور طلاق کے معاملہ میں شوہر کی بات ہی مانی جاتی ہے جیساکہ بہارشریعت میں ہے:اور اگر شوہر نے کہا تھا کہ جب تو جنے تو تجھ کو طلاق اور عورت بچہ پیدا ہونا بیان کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے تو دومرد یا ایک مر د اور دو عورتوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی۔
(بہارشریعت ج2 ص 248)
ایسی صورت میں اگر بیوی راضی ہے تو وہ دوبارا راجہ گلنواز سے شادی کرسکتی ہے لیکن اگر عورت کو یقین ہے کہ اس نے مجھے تین طلاقیں دی ہیں تو وہ ہر گز گلنواز صاحب سے شادی نہ کرے ۔
وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date:25-12-2018

A wife claiming three divorces and the husband denying

الحمدلله والصلوة والسلام على رسول الله

QUESTION:

What do the scholars of the Din and muftis of the Sacred Law state regarding the following issue: A husband - Zayd - said to his wife - Begum - that if you go to Pakistan, then you are done from my end; having said this with the intention of divorce. The husband even acknowledged & admitted this, and so Begum went to Pakistan. This was all said in the airport, and the husband phoned later on saying not to come to me because he had let her go. Then Begum says that other than this occurrence, her husband actually called a relative during ʻIddah and said that he has given three divorces to his wife. However, Begum does not have any witnesses to this; the husband is only admitting & acknowledging that he said that he is done, and this is the same thing he mentioned over the phone - that he has let her go. The husband is picking an oath claiming that he only gave one divorce, in the sense that he has let her go i.e. he did not give three divorces. This occurred seven months ago, and the ʻIddah has passed by. What is the ruling at this current moment in time for such said case?

Questioner: Haider from England

ANSWER:

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَهاب اللهم هدايۃَ الحَق والصواب

In the above-mentioned case, one irrevocable divorce will have definitely occurred, and the Nikāh [marriage] has finished, because the husband used an indirect sentence i.e. you are done from my end - with the intention of divorce, and it is clear from the signs that here the word "done" has been used for divorce. Therefore, one irrevocable divorce has occurred, and the ʻIddah is also complete, from which the woman is out of marriage from the husband. However, the wife is claiming a further two divorces, and the husband is denying such. In such case, it is essential that the wife - Begum - presents witnesses to the claim, and the husband - Zayd - needs to pick an oath. Just as it has been mentioned in Hadīth, wherein the Noble Prophet ﷺ stated that,

"البَيِّنَةُ عَلَى المُدَّعِي، وَاليَمِينُ عَلَى المُدَّعَى عَلَيْهِ"

"It is mandatory that the claimant provides witnesses and the respondent pick an oath."

[Sunan al-Tirmidhī, vol 3, pg 617, Hadīth no 1341]

If the husband has picked an oath - just as has been mentioned in the question - then the husband is to be believed in what he is saying. Until the woman cannot provide witnesses according to Sharī’ah regarding the three divorces, and if she does not have any witnesses at all - just as it has been mentioned in the question - then the saying of the husband will be accepted, and only one irrevocable divorce will come about for his wife.

Just as the greatly respected Muftī Jalāl al-Dīn Amjadī, upon whom be mercy, writes in the answer to a question mentioned in Fatāwā Fayd al-Rasūl, that had Zayd (the husband) written [divorce], had it written or heard the subject [of divorce] and then had it written, the ruling of divorce will thereby not be issued regarding Khadījah (the wife) over Bakr[1] picking an oath, until witnesses as per Sharī’ah are established.

[Fatāwā Fayd al-Rasūl, vol 2, pg 109]

Furthermore, it is the saying of the husband which is accepted in the matter of divorce, just as it is stated in Bahār-e-Sharī’at that if the husband said that you are divorced when you give birth, and then the wife mentions that she has given birth, however the husband denies [that he has given her divorce], the divorce will be thereby established by two male witnesses or two females & one male.

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri
Translated by Haider Ali

[1] This would be referring to the relative whom Begum spoke with regarding the three divorces over the phone in the original scenario.